فرمان برداری : کانگوا

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

حضرت مولا مرتضیٰ علیؑ اور نبی صاحبؐ کے زمانے سے ہی کانگوا بھرنے کا، یعنی قول لینے کا کام چلا آرہا ہے۔ اُس وقت بھی مُرید بنتے تھے۔

اِس ست پنتھ دین اسماعیلی کا یہ قائدہ ہے کہ، ہر ایک مُرید پر ہر نئے جامے کا خاص طور پر ایک مرتبہ لازمی کانگوا بھرنا واجب ہے۔ اپنی زندگی میں ہر ایک نئے جامے کا ایک مرتبہ کانگوا بھرنا چاہیئے۔

کانگوا بھرنے کا کام، چھانٹا لینا یا مذہب کے دوسرے کاموں جیسا نہیں ہے۔

کانگوا بھرنے سے آپ ہماری بیعت میں آتے ہیں اور ہمارے مُرید بننے کا قول دے کر ہماری قبولیت میں آتے ہیں۔

جب ہم مسند پر براجمان ہوئے اُس وقت جنھوں نے ہمارا کانگوا بھرا تھا، وہ اُس وقت ہمارے نئے مُرید بنے تھے۔

ایسے بھی کئی افراد ہیں، جو ہم پر ایمان برابر رکھتے ہیں، پنجے بھائی بنے ہیں اور مجلس شبِ بیداری میں ہمیشہ جماعت خانے میں آتے ہیں، پھر بھی اُنھوں نے اب تک ہمارا کانگوا نہیں بھرا، نیز اُن کے دس بارہ سال کے چھوٹے بچّوں کے بھی کانگوا ہمارے پاس نہیں بھروائے ہیں۔ اِس لئے وہ لوگ اب بھی ہمارے مُرید نہیں بنے ہیں، کیونکہ، اُن لوگوں نے مُرید بننے کا قول ہمیں نہیں دیا ہے؛ اور اُن کے بچّوں سے مُرید بننے کا قول نہیں دلوایا ہے۔

پنجے بھائی بنے مگر ہمیں مُرید بننے کا قول نہیں دیا، تب تک پنجے بھائی بننا کچھ کام نہیں آئے گا۔

نئے جامے کا ایک مرتبہ کانگوا بھرنا چاہیئے، اِس بات سے کئی لوگ بے خبر ہیں۔ اپنی زندگی میں جو جامہ ہو، اُن کا ایک مرتبہ کانگوا بھرنا ہر ایک مومن پر واجب ہے۔ ایک مرتبہ نئے جامے کی بیعت میں آنا لازم ہے۔

والدین پر خاص طور پر واجب ہے کہ، بچّوں کو سب سے پہلے کانگوا بھروا کر مُرید بنائیں۔

جن لوگوں نے ہمارا کانگوا نہیں بھرا، اُن لوگوں نے ہمارا دین قبول کرنے کا اقرار نہیں کیا۔

جس طرح آپ بیوپار یا دوسرے معاملات میں دستخط کر کے رضامند ہوتے ہیں، اِسی طرح کانگوا بھروا کر ہم آپ کے روح سے دستخط لیتے ہیں۔

ہمارا کانگوا بھرنا اور ہماری دست بوسی کرنا یہ دونوں ایک جیسے کام نہیں ہیں۔ دست بوسی تو کوئی بھی شخص کر سکتا ہے۔ جو ہمارے مُرید نہیں ہیں وہ بھی ہماری دست بوسی کر سکتے ہیں۔

عرب، ہمارے نوکر چاکر یا دوسرے لوگ کہ جو ہمارے مُرید نہیں ہیں، وہ بھی ہمارے ہاتھ چومتے ہیں، اُس میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہے۔

ہمارا کانگوا بھر کر، مُرید بن کر، قول دے کر، دست چومے اُس کا فائدہ بڑا ہے۔

ہمارے مُریدوں کے سوا، کانگوا بھرنے کا کام کوئی اور نہیں کر سکتا۔ کانگوا

بھرنے کا کام تو مُرید ہی جانتے ہیں۔

جن لوگوں نے ہمارا کانگوا بھرا ہے اور ہمارے مُرید بننے کا ہمیں قول دیا ہے، وہ اپنے دل سے تہیّہ کریں کہ، وہ ہمیں دیا ہوا قول کبھی بھی نہیں توڑیں۔

ہمارا کانگوا بھرنے والے ہمارے ساتھ ایسا قول کرتے ہیں کہ، جب تک زندہ ہیں تب تک آپ کے فرمان سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔

آپ کانگوا بھرتے ہو، یعنی ہماری بیعت کرتے ہو؛ یعنی کہ، آپ قول دے کر اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیتے ہو۔

قول یہ ہے کہ، آپ کی زندگی پوری ہونے تک ہمارا فرمان آپ کی گردن پر رہے اور آپ ہماری فرمان برداری کریں۔ جس طرح گردن میں رسّی ہو اِس طرح ہمارا فرمان عقل سے گردن پر رکھنا۔ فقط اتنا ہی سمجھ کر خوش نہیں ہونا؛ مگر یہ کام اور فرمان کا مطلب بھی سمجھنا چاہیئے۔ آپ نے یہ کام کیا اُس کا اور فرمان کا سبب آپ بھول جاؤ تو یہ کام کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہو؟ آپ جب یہ کام کریں تب سمجھیں کہ، آپ نے مُرشد کو قول دیا ہے کہ، جب تک آپ زندہ ہیں، تب تک ہمارے فرمان سے باہر نہیں جائیں گے۔

آپ کانگوا بھرتے ہیں یعنی کہ، آپ ہمیں قول دیتے ہو کہ، ”صاحب ہم نے آپ کا دین اختیار کیا ہے اور کسی بھی وقت آپ کے فرمان سے باہر نہیں جائیں گے۔“

جن لوگوں نے ہمیں ایسا قول دیا ہے اُن کے لئے کوئی بھی خوف نہیں ہے۔

ہم کسی بھی وقت فرمان فرماتے ہیں، اُس میں آپ کا فائدہ ہے۔

ہم ایسا کوئی بھی فرمان نہیں فرماتے کہ، ہمارے کسی بھی مُرید کو دنیا میں یا

آخرت میں نقصان ہو؛ اِس لئے اِس وجہ سے آپ اِس دین پر مستقیم رہیں۔

جن لوگوں نے ہمیں قول دیا ہے اُن لوگوں کو اپنا قول بالکل نہیں توڑنا چاہیئے۔

آپ کانگوا بھرتے ہیں اُس کی معنی یہ ہے کہ، آپ ہماری بیعت کرتے ہیں یعنی کہ، آپ ہمارے ساتھ ایسا قول کرتے ہیں کہ، ہمارے حکم سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔

ایسا قول کر کے پھر ہمارے ساتھ نہیں چلتے، ہمارے فرامین پر نہیں چلتے تو اُس سے تو کانگوا نہیں بھرنا اور قول نہیں دینا وہی بہتر ہے۔

مقصد یہ ہے کہ، آپ بیعت کرتے ہیں کہ، ہم آپ کے تابع ہوئے۔ یہ قول توڑ دیں تب تو یہ مذاق ہوا، آپ مذاق کرنے کے لئے تو نہیں آتے؟

حضرت امیر المومنینؑ کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے کہ جنھوں نے بیعت کی تھی۔ اُن میں سے کئی بیعت کرکے مُکّر گئے؛ وہ بہت خراب تھے۔

آپ آج کانگوا بھرتے ہیں، اور کل شیطانیت پر چلیں گے تو کانگوا کا کیا فائدہ؟

عمروعاص، جو پیغمبرؐ کی زندگی میں مومن کی طرح خدمت کرتا تھا، بعد میں معاویہ کے دور میں اُس نے معاویہ کی دوستی کی اور حضرت علیؑ کا دشمن بنا۔

آپ میں عمروعاص جیسے کئی لوگ ہیں، جو امام کے فرمان نہیں مانتے۔

جو لوگ خداوند تعالیٰ کے مومن ہوتے ہیں، اُن سے بیعت لینے کے لئے امام اپنا وارث مقرر کر جاتے ہیں۔ مومنین پر واجب ہے کہ، اُنہیں اُس گدی وارث کے

فرامین ماننے چاہئیں۔

قرآن شریف میں بھی یہ ہے کہ، پیغمبرؐ اور زمانے کے امام جو فرمان کریں اُس کے مطابق چلنا چاہیئے۔

آپ جماعت بھی ہمارے اصحاب ہیں۔ پیغمبرؐ کے تمام اصحابوں نے گھر بار چھوڑ دیا تھا۔ پیغمبرؐ کے ہمراہ جانے کے لئے، مکّہ میں سے گھر بار کو ترک کیا، اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا اور تمام چیزیں چھوڑ کر مدینہ میں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور پیغمبرؐ کے حضور میں پیش ہوئے۔ آپ بھی اِسی طرح فرمان پر چلیں۔

ہم آپ کے لئے کہتے ہیں، ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔ آپ قبول کریں گے تو فائدہ ہو گا، ورنہ نقصان ہو گا۔ تمام باتیں آپ کے اختیار میں ہیں۔

آپ دین اسماعیلی میں آئے ہیں؛ اِس وجہ سے ہم آپ کے مختار ہیں۔ اب آپ پر لازم ہے کہ، آپ دل و جان سے ہمارے حکم کے مطابق چلیں۔

آپ اپنے مَن (نفس) کی خواہش کے مطابق کبھی بھی نہیں چلنا۔ اگر اِس طرح کریں تو، پیری مُریدی کس بات کی؟ ہمارے فرمان آپ قبول کریں۔

آپ کی جان و مال کا مالک جب آپ ہمیں سمجھتے ہیں، تب تو ہمارا جو کچھ حکم ہو وہ آپ کو بجا لانا چاہیئے۔

ہم آپ کے اچھے کام کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ کپتان اور ملّاح جہاز کو دریا میں چلاتے ہیں، وہ راستے سے واقف ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ، یہاں پانی تھوڑا ہے، یہاں پتھر ہے، یہاں چٹان ہے، یہاں ریت ہے، یہاں پانی زیادہ ہے، یہاں راستہ صاف ہے، یہاں سے چلیں گے تو پار اُتریں گے، اِسی طرح امام ہے۔ اُن کو دین

کے راستے کا پورا علم ہے۔

ہم آپ کو آسان راستے سے پار اتارنے کے لئے آئے ہیں۔

ہم یہاں آئے ہیں وہ، آپ کے دل کو پتھر کی طرح سخت کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپ کے دل کو نرم اور صاف کرنے کے لئے آئے ہیں۔

آپ کے دل پتھر جیسے سخت ہیں، اُن پر ہم نُور کی بارش برسا کر نرم کریں گے۔

ہم جتنے دن یہاں ہیں، اُتنے دن ہمیشہ آئیں گے اور روزانہ آپ کو فرمان فرمائیں گے۔ جتنے دن ہم یہاں ہیں اُتنے دن ہمیشہ نُور کا پانی آپ کے دل میں ڈالیں گے اور آپ کے دل نُورانی کریں گے۔

پیر مُرشد کی یہ ریت ہے کہ، جس طرح والدین اولاد کا ہاتھ پکڑ کر چلاتے ہیں، اِس طرح ہم بھی آپ کا ہاتھ پکڑ کر چلاتے ہیں۔

ہم آپ کو اپنی اولاد شمار کرتے ہیں، لہذا آپ کا یہ فرض ہے کہ، ہمارے فرمان کے مطابق چلیں۔

آپ یقین جاننا کہ، ہم آپ کو اپنے فرزند سمجھتے ہیں۔ آپ تہیّہ کریں اور والد کے حکم کے مطابق چلیں۔

آپ فرمان برداری کریں اور جو حکم ہو اُسے سر آنکھوں پر رکھیں۔

ہم آپ کو اپنی اولاد شمار کرتے ہیں تب آپ کو بھی ایسی ہی محبّت اور عشق سے چلنا ضروری ہے، یعنی کہ، آپ ہمارے فرمان پر مستقیم رہنا۔

فرمان ماننے میں آپ کا اپنا فائدہ ہے۔

ہمارا کام یہ ہے کہ، آپ کو راستہ بتائیں۔ راستے میں پتھر یا درخت ہوں اُنہیں ہٹا کر راستہ صاف کر دیں، اُس راستے پر آپ چلیں گے تو آپ کے لئے فائدہ ہے، نہیں چلیں گے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں۔

آپ کی بہتری ہو ایسا سوچ کر فرمان فرماتے ہیں۔

آپ ایسا نہیں سمجھنا کہ، صبح سویرے سوچ کر پھر ہم آپ کو یہاں فرمان فرماتے ہیں۔

آپ یقین رکھنا کہ، ہمارا مقصد آپ کے فائدے کے لئے ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ، جو ہمارے فرمان کے مطابق چلے وہ فرشتہ جیسا بنے اور اُس میں کوئی عیب نہ ہو۔ اُن کے دین و دنیا کے کام اچھے ہوں اور اُن میں دنیا اور دین کا علم ہو۔

ہمارے فرمان آپ کے دل اور کان میں رکھنا۔ آپ کی بہتری کے لئے فرمان فرماتے ہیں۔

آپ ہمارے فرمان قبول کریں گے تو، ہم آپ پر خوش ہوں گے اور اُس کا فائدہ بھی آپ کو ملے گا۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔

مومن ہے وہ حاضر امام کے فرامین قبول کرے اور حاضر امام جو حکم فرمائیں اُسے سر آنکھوں پر رکھے۔

مومن پر واجب ہے کہ، امام جو فرمان کرے وہ ماننے چاہیئے۔

آپ پر واجب ہے کہ، ایمان کے ساتھ حاضر جامے کا فرمان ماننا۔

جس طرح مولا مرتضیٰ علیؑ کا فرمان مانتے تھے اِسی طرح ہمارے فرمان مانیں

اور اُس کے مطابق عمل کریں۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چراں کے آپ کو تسلیم کرنے چاہیئں۔

اِس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ یہ آپ کو کہنا نہیں چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن، لیکن امام کی عقل کے مطابق آپ کو چلنا چاہیئے۔

انسان کی عقل کی بنیاد بھی امام کی ہی عقل ہے۔ امام کے حکم کے سامنے آپ کو اپنی عقل چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جب بھی فرمان ہو تب، اُس کے بارے میں دوبارہ پوچھنا واجب نہیں۔

اگر ہم آپ کو فرمائیں کہ، دعا نہیں پڑھیں تو، آپ کو دعا نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ہم فرمائیں کہ، یہ کام ثواب کا ہے، تو اُس کے لئے دوبارہ نہ پوچھیں کہ، کیسا ثواب ہو گا۔ کوئی بھی فرمان ہو تو اُس کے مطابق عمل کریں۔

فرمائے ہوئے فرمان کے بارے میں، دوبارہ پوچھنے کا سبب یہ ہے کہ، پوچھنے والا سمجھتا ہے کہ، میں کیسا ہوشیار ہوں، ایسی مغروری کرتا ہے۔

مُرید کا فرض یہ ہے کہ، مُرشد کے حکم کے مطابق چلے۔

اگر کسی وقت ایسا فرمان ہو کہ، چراغ کی بتّی بنائیں، تو وہ کام کرنا چاہیئے؛ اگر فرمان ہو کہ، باورچی بن کر کھانا پکائیں تو اِس طرح کرنا چاہیئے۔ مُریدوں کو اِس طرح نہیں کہنا چاہیئے کہ، یہ کام میں نہیں کروں گا، بڑا کام ہو تو ہی کروں گا۔

مُرشد جو کچھ حکم فرمائیں اُسے مُرید کو بجا لانا چاہیئے۔

بہشت میں جانے کا کون سا راستہ ہے وہ پیر مُرشد کو پتہ ہے۔

آپ دوسرے ملک جائیں اور آپ کو راستے کی خبر نہ ہو اور رہبر کہے کہ،

اِس راستے پر چلیں ، تو اُس راستے پر چلنا چاہیئے۔ اُس کا حکم نہ مانیں تو گھر یا راستے پر پہنچ نہیں سکتے۔ آپ کو علم نہ ہو اور وہ کہے، اِس راستے پر پگڑی اُتار کر چلیں: تو اُس کے مطابق کرنا چاہیئے۔

آپ سے سوال پوچھتا ہوں کہ، آپ کو راستے کا علم نہ ہو تو، وہ رہبر کہے اُسی طرح چلنا چاہیئے یا نہیں؟

رہبر آپ کے ساتھ ہو اور وہ کسی کے گھر لے جائے: وہاں اُس کا مالک نہ ہو اور وہ کہے کہ، ''میں ہوں تو فکر نہیں،'' اور کہے کہ، ''یہاں بیٹھیں'' تو، آپ کو وہاں بیٹھنا چاہیئے، کیونکہ اُسے خبر ہے۔

مولا مرتضیٰ علیؑ عظیم ہیں، اُن کے فرامین ماننے چاہئیں، کیونکہ، وہ اپنی قدرت سے گناہ معاف کرکے بہشت میں بھیج سکتے ہیں۔

جس وقت، جو فرمان ہو وہ محبّت سے ماننا چاہیئے اور فرمان فرمائیں اُس کے مطابق چلنا چاہیئے۔

کئی باتیں آپ کی عقل میں نہ آئیں پھر بھی، پیر مُرشد فرمائیں اُس طرح آپ کو کرنا چاہیئے، کیونکہ، اُنہیں سب روشن ہے۔

حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔

حقیقتی مومن کو اگر فرمان ہو کہ، چھ ماہ یا ایک سال تک دست بوسی نہ کرے، تو فرمان قبول کر کے دست بوسی کا خیال بھی نہ کرے۔ جب دوبارہ حکم ہو تب اُسے حاضر رہنا چاہیئے۔

ایک لشکر اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے سردار کے حکم کے

بغیر ایک قدم بھی آگے پیچھے رکھ نہیں سکتا۔ اُسی طرح حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین کے مطابق چلنا چاہیئے۔

مالِ واجبات دینے کا ثواب آپ سمجھتے ہیں، اُس میں بھی اگر کسی وقت ہماری طرف سے ایسا حکم آئے کہ، جو دے گا وہ گنہگار ہے، تو وہ آپ کو دینا نہیں چاہیئے۔ ہمارے فرمان کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ ہمارا حکم نہ ہو پھر بھی دے وہ گنہگار ہو گا۔

کسی وقت ہماری طرف سے ایسا حکم آئے کہ، چھ یا آٹھ مہینے تک دعا نہیں پڑھنی، تو اُتنے عرصے تک ایسا ہی کرنا۔

جو ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

آپ کو لشکر کی طرح اپنے سردار کے حکم کے مطابق چلنا چاہیئے۔

جس طرح ایک قُلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے، اِس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔

حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔

نا فرمانی کرے تو، ایسی پیری مُریدی سے کچھ فائدہ نہیں۔

ابھی آپ کو فرمائیں کہ، اِس راستے پر چلیں تو اُسی راستے پر چلنا چاہیئے۔ جس وقت جو کچھ فرمان ہو، اُس کے مطابق چلیں، تب ہی فرمان پر عمل کیا ایسا سمجھا جائے۔

جس طرح رہبر چلائے اُس کے مطابق چلیں تو منزل پر پہنچیں۔ آپ بھی اُس کے مطابق چلیں گے تب ہی مقام پر پہنچیں گے؛ نہیں چلیں گے تو نہیں پہنچیں گے۔

ہم جو فرمان آپ کو فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ اِن جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں اُن کی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

ہمارے فرمان جواہرات کی طرح سمجھیں۔

ہمارے دین میں ایسے ایسے میوے ہیں کہ، وہ میوے کھانے والا کبھی بھی باہر جاکر گھاس نہیں کھاتا۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھیں گے تو نقصان ہو گا۔

ہم نے آپ کو ہیرے، جواہرات نما فرامین فرمائے ہیں، وہ بھول نہیں جانا۔ اِن جواہرات کو دل نما خزانے میں سنبھال کر رکھنا۔

آپ کو ہیرے، موتی، جواہرات عطا کیے ہیں۔ اُنہیں آپ پہچانتے نہیں ہیں اور پھینک دیتے ہیں، اُس میں آپ کا بہت نقصان ہے، لہذا اچھی طرح سنبھالیں۔

ہم نے آپ کے پاس جواہرات کی گٹھڑی کھول کر آپ کو بتائی ہے، اُسے آپ اچھی طرح سنبھالیں۔

ہم جو فرمان فرماتے ہیں وہ جواہرات جیسے ہیں۔ جب آپ کو فرصت ملے تب ہمارے فرمان پر دو گھنٹے خیال کریں۔

جب ہم فرمان کے لئے مُنہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والے مومن ہوں وہی اُن موتیوں کی قیمت سمجھ سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ، اُنہیں کیا چیز ملی ہے۔

مگر آپ نادان ہیں؛ حضرت عیسیٰ پیغمبرؑ نادان سے دور بھاگ گئے تھے ایسے نادان آپ ہیں، تب موتیوں کے ڈھیر میں سے آپ کیا فائدہ حاصل کر سکیں گے؟

نادان دین کا دشمن ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

فرمان نہ سُنے وہ نادان ہے۔

آپ جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے؟

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

آپ جماعت کو جو نصیحت کی جاتی ہے اُسے دل میں رکھیں اور دوسرے گاؤں کے آپ کے بھائیوں کو وہ سُنائیں کہ جس سے، وہ اُس پر عمل کریں۔

آپ سب جماعت، جماعت خانے میں نصیحت کریں۔ آپ حُضور میں بیٹھیں ہیں اور ہم فرمان فرما رہے ہیں اُسے، اِس کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔ تمام جگہوں پر یہ فرمان سُنائیں۔

ہمارے فرمان ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔ اگر آپ دوسرے کان سے نکال دیں گے اور اُس کی جانچ نہیں کریں گے، اعمال اچھے نہیں کریں گے تو، ہم ہماری جگہ پر ہیں، آپ اپنی جگہ پر رہیں گے۔ اُس میں کیا فائدہ؟

ہمارے فرمان سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دیں، آپ کے دین کا خیال کریں اور اُس کے مطابق چلیں۔

ہم آپ کو ہمیشہ فرمان فرماتے ہیں اور آپ ہمیشہ ہمارے فرمان سُنتے ہیں۔ اُن فرمان کے مطابق چلنا۔

جو ہمارے فرمان کے مطابق چلیں گے، اُن پر ہم بہت ہی خوش ہوں گے۔

ہم حقیقتیوں کے حکیم ہیں۔ آپ کا روح بیمار ہو اُس کے ہم حکیم ہیں۔ جسے درد ہو، وہ ڈاکٹر کے پاس جائے تو اُسے ڈاکٹر کی بات ماننی چاہیئے۔ اُسی طرح آپ کو ہمارے فرمان ماننے چاہیئے۔

پہلے ہمارے فرمان سُنیں پھر گنان۔ ہمارے فرمان کے مطابق چلیں تو آپ کو فائدہ ہو۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرامین پر کان نہیں دھرتے۔

گنان و فرمان میں فرمایا ہے اُس کے مطابق چلیں، اُن کی کتابیں صحیح طرح پڑھیں، اُن کی معنی نکالیں، اُن پر عمل کریں۔

ابھی آپ کا وقت ہے، اُس میں آپ اپنی عقل کھولیں، سُنیں، یاد کریں اور آپ خیال کریں۔

پیر صدردین نے جو روحانی گنان فرمائے ہیں اور حاضر جامے کے جو فرامین ہیں اُسے آپ یاد کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہیں اُس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

ایک ایک سطر دل میں نقش کریں۔ گنان کی اور ہمارے فرمان کی ایک ایک سطر ہزار ہزار سطروں کے جیسی ہے۔

ہمارے فرمان پر چلیں؛ ہمارے فرمان مانیں۔ ہمارے سوا اور کوئی بھی ہو اُس کی بات نہیں ماننا۔

ہمارے فرمان سُن کر بھول نہیں جانا، ہمیشہ دل میں رکھنا۔ بُرے کام سے ہمیشہ دور رہنا۔ اِس بات کو معمولی نہیں سمجھنا، بہت بڑی ہے۔

آپ ہمیں کوئی چیز دیں، اُس سے ہم خوش ہوں ایسا نہیں ہے۔ ہمارے فرمان پر عمل کریں، تب ہم خوش ہوں۔

کوئی شے یا چیز لانے کی بجائے آپ ہمارے فرمان میں رہیں گے تو ہم زیادہ خوش ہوں گے۔

آپ ہمارے فرمان سُن کر دل میں رکھنا۔ آپ ہمیں دیکھیں گے اور دین کے فرمان کے مطابق نہیں چلیں گے تو کیا فائدہ ہو گا؟

آپ ہمیشہ ہمارے فرامین کا خیال کرنا۔ ضرور خیال کرنا، بھول نہیں جائیں گے تو ہماری محنت کام آئی کہلائے گی۔

ہمارے فرامین کا خیال کرنا۔ ہمارے فرامین کی ہزاروں معنی ہیں اُس کی سمجھ لے کر چلیں گے تو، شیطان اور چور کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

جس طرح آپ گنان کی معنی نکالتے ہیں، اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ اُس میں کیا راز اور خوبیاں سمائی ہوئی ہیں، وہ سمجھنی چاہئیں۔

ہمارے فرمان کے ہر ایک لفظ کی معنی نکالیں۔ اُس میں بہت سے راز ہیں، وہ سمجھنے چاہئیں۔

ہم فرمان فرماتے ہیں وہ آپ ہمیشہ پڑھنا۔ اُن کی معنی نکالنا، خیال رکھنا، بھول نہیں جانا۔

جب آپ علم پڑھتے ہیں تب بیٹھ کر خیال کریں۔ اِس طرف بھی خیال کریں اور اُس طرف بھی خیال کریں۔ جب آپ بہت خیال پہنچائیں گے تب اُس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکیں گے۔

ہمارے فرمان صرف سُن لئے اِتنا ہی کافی نہیں ہے، آپ پر واجب ہے کہ، ہمارے فرمان پر خیال کریں، اُن کی معنی نکالیں اور معنی سمجھیں۔ ایک کان سے سُن کر، دوسرے کان سے نکال دیں تو کیا فائدہ ہو؟ مگر اکھٹے مِل کر پڑھیں اور اُس کی معنی نکالیں۔

کوئی مقصد کے متعلق پوچھے کہ، اِس فرمان کی کیا معنی ہے؟ دوسرا جواب دے کہ، اُس کا یہ مقصد ہے۔ اِس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کریں۔

تمام پیغمبروں کے زمانے میں بھی فرمان ہوتے تھے، اُن کی بھی معنی نکالنے میں آتی تھی؛ اُسی طرح آپ بھی ہمارے فرامین کی معنی نکالیں۔

ہمارے فرامین ہمیشہ دل میں رکھنا، بھول نہیں جانا۔ ایسا نہ ہو کہ، جب تک ہم ظاہری طور پر یہاں موجود ہیں تب تک ہمارے فرامین پڑھیں اور پھر نہ پڑھیں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

جس طرح گنان پڑھتے ہیں اُس طرح ہمارے فرامین پڑھنا۔ جس طرح گنان کی معنی نکالتے ہیں اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا۔ ہمارے فرامین وہی گنان ہیں۔

فرمان کا درجہ اور اہمیت

حضرت امام سلطان محمد شاہ نے فرمایا کہ:

جو فرامین ہم نے فرمائے ہیں، اُنہیں زندہ جاوید رکھنا آپ کے ہاتھ میں ہے؛ اُنہیں آپ لکھیں، پڑھیں، عمل کریں تو فرامین زندہ رکھیں کہلائیں۔ ایسا نہ کریں تو اُنہیں مار ڈالے کہلائیں۔

جب ہم فرمان کے لئے مُنہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والے مومن ہوں وہی اُن موتیوں کی قیمت سمجھ سکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ، اُنھیں کیا چیز ملی ہے۔

ہم جو فرمان آپ کو فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ اِن جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں اُن کی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

مومن ہیں وہ حاضر امام کے فرامین قبول کرے اور حاضر امام جو حکم فرمائیں اُسے سر آنکھوں پر رکھے۔

آپ پر واجب ہے کہ، ہم جو فرامین فرماتے ہیں اُن کے مطابق عمل کریں۔ مومن کا یہی مذہب ہے۔

ہر ایک جماعت کا فرض ہے کہ، چھوٹے بڑے سب کو ہمارے فرامین کی یاد دلاتے رہیں۔

حقیقتی مومنین کو ہمیشہ فرمان پر نگاہ رکھنی چاہیئے۔
حقیقتی مومنین کو ہمارے فرامین پر مستقیم رہنا چاہیئے۔

حقیقتی مومن کو اگر فرمان ہو کہ، چھ ماہ یا ایک سال تک دست بوسی نہ کرے، تو فرمان قبول کر کے دست بوسی کا خیال بھی نہ کرے۔ جب دوبارہ حکم ہو تب اُسے حاضر رہنا چاہیئے۔

اِس طرح جو ہمارے فرامین پر عمل کرتے ہیں، وہی حقیقتی مومن ہیں۔

جس طرح ایک قُلی اپنی مرضی کے مطابق تھوڑی دیر سڑک پر چلتا ہے اور تھوڑی دیر نیچے چلتا ہے، اِس طرح اپنی مرضی کے مطابق چلنا حقیقتی مومن کا راستہ نہیں ہے۔

مومن پر واجب نہیں کہ، جو اپنی نگاہ (مرضی) میں آئے ایسا کرے۔

مُرشد جو فرمان فرمائیں، وہ بِلا چوں چراں کے آپ کو تسلیم کرنے چاہئیں۔

اِس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ یہ آپ کو کہنا نہیں چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن، لیکن امام کی عقل کے مطابق آپ کو چلنا چاہیئے۔

ہمارے فرمان پر چلیں؛ ہمارے فرمان مانیں۔ ہمارے سوا اور کوئی بھی ہو اُس کی بات نہیں ماننا۔

پہلے ہمارے فرمان سُنیں پھر گنان۔ ہمارے فرمان کے مطابق چلیں تو آپ کو فائدہ ہو۔

آپ جماعت خانے میں ہمارے فرامین کیوں نہیں پڑھتے؟

ہمارے فرامین پڑھنے اور اُن کی معنی نکالنے کی جو کوئی منع کرتا ہے، وہ دین کا دشمن ہے۔

فرمان دھیان میں نہ لے وہ احمق نادان ہے۔

نادان دین کا دشمن ہے۔

جو منافق ہیں وہ ہمارے فرمان پر کان نہیں دھرتے۔

فرمان پر عمل نہیں کریں گے تو شیطان بنیں گے، تکبّر والے بنیں گے۔

ہمارے فرامین آپ کے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں۔

شریعتی ہمارے حقیقتی فرامین سُنیں، تو اُن کے دل میں اثر نہیں کرتے۔ جو حقیقتی نہیں وہ بے عقل ہیں۔

مرتضیٰ علیؑ عظیم ہیں، اُن کے فرامین ماننے چاہئیں۔

جس وقت، جو فرمان ہو وہ محبّت سے ماننا چاہیئے، کیونکہ، اُنہیں سب روشن ہے۔

مُرشد کا چاہے کیسا ہی فرمان ہو ماننا چاہیئے۔

ہمارے فرامین آپ کو سخت لگتے ہیں، لیکن ہمارا فرض ہے کہ، آپ کو فرمان کریں۔

جس طرح اخبار، نیوز پیپر پڑھ لیتے ہیں اِس طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

جس طرح زمین میں بیج بوئے جاتے ہیں، اُس طرح ہمارے فرامین اپنے دل میں بونا، اُس میں اچھے اچھے پھل پیدا ہوں گے۔

ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔

ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے، اُنہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کو قیمتی سمجھنا، اگر معمولی سمجھیں گے تو نقصان ہو گا۔

ہمارے فرامین ایک کان سے سُن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔

ہمارے فرامین کی خبر آپ کو آخرت میں پڑے گی۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلیں گے، تو آپ پریشان ہوں گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گُرز آپ کے سر پر مارے جائیں گے، تب آپ پکار کریں گے اور کہیں گے کہ، 'توبہ توبہ'۔ رات دن گُرز سر میں لگیں گے۔

بے خبری کا گُرز بہت ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔

ہمارے فرامین سُنیں گے اور اُس کے مطابق عمل کریں گے تو دل صاف ہو گا اور اُس میں روشنی پیدا ہو گی۔

ہمارے فرامین پر چلتے ہیں وہی ہمارے سچّے مومن ہیں۔

ہمارے فرامین آپ کے روح کو پہنچائیں، یہ بڑی چیز ہے۔

کئی باتیں آپ کی عقل میں نہ آئیں پھر بھی، پیر مُرشد فرمائیں اُس طرح آپ کو کرنا چاہیئے۔